



## سوال

(114) ایسے پارکوں میں نماز کا حکم جنہیں بدبودار پانی سے سیراب کیا جاتا ہو

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پبلک پارکوں میں نماز پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے کیونکہ انہیں ایسے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے جس سے بدبو اٹھ رہی ہوتی ہے؟ مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ پانی یا تو گٹروں کا صاف شدہ پانی ہوتا ہے یا ایسے کنوؤں کا جن میں ناپاک سیوریج کا پانی مل جاتا ہے۔ کیا محکمہ کی طرف سے لوگوں کو ان پارکوں میں نماز ادا کرنے سے منع کیا جاسکتا ہے؟ امید ہے آپ اس مسئلہ کی وضاحت فرما کر شکر یہ کا موقع بخشیں گے۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب تک ان پارکوں سے بدبو آتی رہے ان میں نماز صحیح نہ ہوگی کیونکہ نماز کے صحیح ہونے کی شرطوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ جگہ بھی پاک ہو جہاں مسلمان نماز پڑھ رہا ہو، لہذا اگر اس جگہ کوئی پاک صاف کپڑا پھینکا جائے تو نماز صحیح ہوگی لیکن کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ پارکوں میں نماز پڑھے، خواہ اس نے پاک صاف کپڑا ہی کیوں نہ پھینک لیا ہو کیونکہ اس کے لئے واجب یہ ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کے ان گھروں یعنی مسجدوں میں نماز ادا کرے جن کے بارے میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے:

فِي بُيُوتِ الَّذِينَ نَادَىٰ رَبَّهُمْ لَقَدْ عَلِمْنَا لَمَسَٰئِدُہُمْ فَسَوَّغْنَا لَهُمُ الْمَاءَ بِأَيْدِنَا وَأَنزَلْنَا الْوَيْحَ الْوَالِدِ الْعَزِيزِ ۚ ﴿٣٦﴾ رِجَالٌ لَا تُلَیْسِمُہُمْ جِزَآءٌ وَلَا نَجَّحَ عَنْہُمْ ذِكْرُ اللَّهِ وَأَقَامِ الصَّلَاةَ وَآتَاہِ الزَّكَاةَ بِحَاوِنِ لِمَا تَتَخَلَّبُ فِیہِ الصُّلُوبُ وَالْأَبْصُرُ ۚ ﴿٣٧﴾ لِيَجْزِيَہُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَبِزَیْدٍ نُّحْمٍ مِّنْ فَضْلِہِ وَاللَّهُ بَرِّزُقٌ مِّنْ يَّثَاءٍ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۚ ﴿٣٨﴾ ... سورة النور

”ان گھروں میں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ بلند کئے جائیں اور ان میں اللہ کا نام ذکر کیا جائے، وہاں صبح شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے ہیں، ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔ تاکہ اللہ ان کو ان کے عملوں کا بہت لہجھا (اوبستہ) بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا کرے اور اللہ جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے۔“

اور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”جو شخص اذان کی آواز سنے اور پھر مسجد میں نماز کے لئے نہ آئے تو اس کی نہیں ہوتی الایہ کہ اس کے پاس کوئی (شرعی) عذر ہو۔“ اس حدیث کو ابن ماجہ، دارقطنی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا اور اس کی سند مسلم شرط کے مطابق ہے۔

نبی ﷺ سے ایک نابینا شخص نے یہ سوال کیا تھا کہ ”یا رسول اللہ! میرے پاس کوئی معاون نہیں جو مجھے مسجد میں لے جایا کرے تو کیا میرے لئے گھر میں نماز ادا کرنے کی رخصت ہے؟“ نبی کریم ﷺ نے اس سے دریافت کیا ”کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟“ اس نے عرض کیا ”جی ہاں“ تو آپ ﷺ نے فرمایا ”پھر اس آواز پر بلیک کہو۔“ اس حدیث کو امام



مسلم نے روایت کیا ہے اور اس مضمون کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔

محکمہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر واجب ہے کہ وہ لوگوں کو باغوں اور پارکوں میں نماز پڑھنے سے روکے اور مسجدوں میں نماز ادا کرنے کا حکم دے تاکہ اللہ تعالیٰ کے حسب ذیل ارشاد گرامی:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ... سورة المائدة ۲

”نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔“

اور فرمان باری تعالیٰ:

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضُهُمْ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ... سورة التوبة ۷۱

”اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مدد و معاون اور دوست ہیں۔ وہ اچھے کاموں (بھلائیوں) کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے منع کرتے ہیں۔“

اور نبی کریم ﷺ کے حسب ذیل فرمان پر عمل ہوسکے کہ ”تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے مٹا دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے (سمجھا دے) اور اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو تو اپنے دل سے (اسے برا سمجھے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔“ (صحیح مسلم)

حدا ما عنہمی واللہ اعلم بالصواب

## مقالات و فتاویٰ

ص 245

محدث فتویٰ